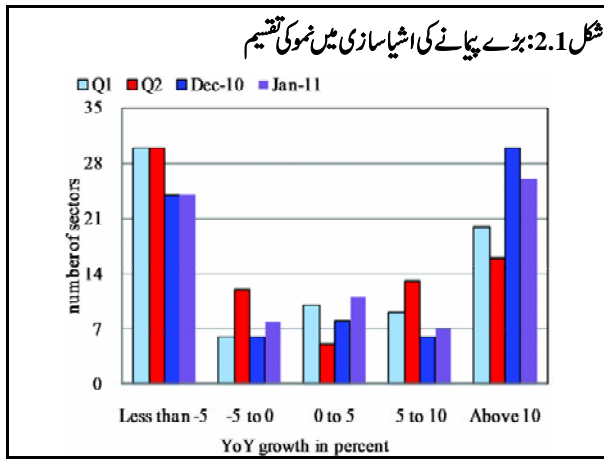


2.1 عمومی جائزہ



دستیاب معاشی اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملکی تاریخ کے بدترین سیلاب کی تباہ کاریوں کے بعد معیشت کی کارکردگی توقع سے بہتر رہی ہے۔ تھوڑی بہت بحالی نظر آرہی ہے جس کا بڑا سبب بیرونی طلب میں بہتری اور مقامی معاشی سرگرمیاں بڑھنا ہے۔

خصوصاً ترقی یافتہ معیشتوں میں جاری بحالی سے برآمدی صنعتوں میں بہتری آئی، فاری آمدنی میں اضافے، اترسیلات کی مستحکم نمو، قرضوں کی تقسیم

میں اضافہ اور ادائیگیوں کی منتقلی² سے صرفے کی طلب بڑھی ہے۔ نتیجتاً دسمبر 2010ء اور جنوری میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے کئی شعبوں میں مثبت نمو دیکھی گئی اور متعلقہ اشاریے میں سال بسال 2.5 فیصد اور 0.8 فیصد اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 2.1)۔

اس سے بھی اہم بات یہ ہے کہ یہ بحالی پائیدار ہے جس کی وجوہات یہ ہیں: (1) گندم کی مکندہ ریکارڈ فصل، (2) بڑھتے ہوئے ٹیکسٹائل برآمدی آرڈرز³ کے ساتھ ساتھ جنوری فروری مہینوں 2011ء کے دوران جنگ فیکٹریوں میں چھٹی کی آمد میں اضافہ، (3) دسمبر اور جنوری میں نجی کاروبار میں دیے گئے قرضوں میں تیزی سے اضافہ،⁴ (4) مارچ 2011ء سے شمالی علاقوں میں تعمیراتی سرگرمیوں میں اضافہ اور (5) تجارت سے متعلق اور مالی خدمات میں بہتری۔

توانائی کی مستقل قلت، اشیا کی عالمی قیمتیں خصوصاً تیل کی بڑھتی ہوئی قیمت چند ایسے خطرات ہیں جو اس نوخیز بحالی کو روک سکتے ہیں۔ رسد میں تعطل کے باعث تیل کی قیمتوں اور متعدد صنعتی خام مال کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے اور ابھرتی ہوئی معیشتوں میں طلب بڑھنے سے گرانی اور بیرونی عدم توازن کے بارے میں خدشات پیدا ہو گئے ہیں۔ یہ صورتحال کافی سنگین ہے کیونکہ بڑھتے ہوئے مالیاتی خسارے میں حکومت کی

¹ کپاس، چاول اور گنے کی بلند قیمتوں کے باعث۔

² مثلاً جولائی تا دسمبر مہینوں 11ء کے دوران 31 ارب روپے وطن کارڈز کے ذریعے سیلاب سے متاثرہ خاندانوں میں تقسیم کیے گئے (تفصیلات کے لیے باب 5 ملاحظہ کیجیے)۔

³ کا شکار مہینوں 11ء کی پہلی ماہی کی کپاس فروخت کر رہے ہیں تاکہ انہیں اس کی بہتر رقم مل سکے۔

⁴ دسمبر جنوری مہینوں 10ء کے مقابلے میں دسمبر جنوری مہینوں 11ء میں نجی کاروباری شعبے کو دیے گئے قرضوں میں 32.4 فیصد اضافہ ہوا۔

جانب سے کوئی بھی ممکنہ مہیز خارج از امکان ہے اور گرائی کا دباؤ مستقل رہنے کی وجہ سے زری نرمی لانا ممکن نہیں۔ بیرونی رقوم کی آمد کی غیر موجودگی کے باعث بیرونی عدم توازن بھی شدت اختیار کر سکتا ہے کیونکہ اس کا انحصار آئی ایم ایف پروگرام کے پھر شروع ہونے پر ہے۔ مواقع، خطرات اور کم یا زیادہ توازن کی روشنی میں اسٹیٹ بینک نے جی ڈی پی نمو کی ابتدائی پیش گوئی کو 2.0 سے 3.0 فیصد پر برقرار رکھا ہے۔

2.2 شعبہ زراعت کی کارکردگی

ربیع مالی سال 11ء کے دوران زری کارکردگی سے خریف میں سیلاب سے متاثرہ کچھ علاقوں میں ہونے والے نقصان کا کسی حد تک ازالہ ہو سکے گا (دیکھئے جدول 2.1)۔ پانی کی بہتر دستیابی اور زیادہ تر زری اشیاء خاص طور پر گندم کی بلند قیمتوں کے باعث ربیع میں بہتری آئی ہے۔

ملک میں گندم کی 25 ملین ٹن ریکارڈ فصل ہونے کا امکان ہے جبکہ اس کی کاشت کے وقت موسم ناسازگار تھا۔ پانی کے علاوہ تصدیق شدہ بچ اور قیمتیں چڑھنے کی امید (جس سے اس کا زری کاشت رقبہ بڑھ گیا) گندم کے لیے اچھا شگون ہے۔ حکومت کی جانب سے سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں مفت بیجوں کی فراہمی کے فیصلے سے گندم کے امکانات مزید بہتر ہوں گے۔

اگرچہ زراعت میں توقع سے بڑھ کر تیزی سے ہونے والی بحالی خوش آئند ہے تاہم اس سے سیلاب کی تباہ کاریوں سے پوری طور پر نمٹنا نہیں جا سکتا۔ مئی 11ء میں گندم کے سوا زری نمو اپنے ہدف سے کم ہی رہے گی (دیکھئے جدول 2.1)۔

جدول 2.1: اہم فصلوں کی کارکردگی					
زری کاشت رقبہ (ہزار ہیکٹر)					
فصلیں	مئی 09ء	مئی 10ء	مئی 11ء	مئی 11ء	مئی 11ء میں سال بھر
کپاس	2,850	3,106	3,200	3,142	1.2
گنا	1,029	943	1,070	1,047	11.0
چاول	2,963	2,883	2,708	2,642	-8.4
گندم	9,046	9,105	9,045	-	-
چنا	1,092	1,050	1,122	-	-
مٹی	1,062	950	1,010	-	-
پیداوار (ہزار ٹن، کپاس ہزار گھنٹیں، 170.09 کلونی گائٹھ کے حساب سے)					
کپاس	12,060	12,914	14,010	11,700	-9.4
گنا	50,045	49,373	53,665	49,400	0.1
چاول	6,954	6,883	6,048	5,949	-13.6
گندم	24,032	23,917	25,000	25,000	4.5
چنا	740	571	619	-	-
مٹی	3,548	3,477	3,452	-	-
یافت (کلوگرام/ہیکٹر)					
کپاس	720	707	745	633	-10.4
گنا	48,635	52,357	51,000	47,182	-9.9
چاول	2,347	2,387	2,228	2,252	-5.7
گندم	2,657	2,627	2,764	-	-
چنا	696	544	552	-	-
مٹی	3,341	3,660	3,419	-	-
ع: عبوری، ہ: ہدف، ت: انتہائی عبوری تخمینہ، پ: اسٹیٹ بینک کی پیش گوئی					
ماخذ: وزارت خوراک و زراعت کے یکم نومبر 2010ء کو جاری کردہ تخمینے					

زری قرضہ

مئی 11ء میں پہلی ششماہی کے دوران زری قرضوں کی تقسیم میں 4.4 فیصد کمی واقع ہوئی جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت کے دوران اس میں 6.9

جدول 2.2: شعبوں کے لحاظ سے زرعی قرضے کی تقسیم (فیصد)				
م 11ء	م 10ء	م 09ء	م 08ء	
-15.1	3.0	10.7	-3.5	گزارہ اراضی
-6.1	14.2	6.1	1.3	معاش اراضی
-8.7	10.1	-18.1	84.8	بالائے معاش اراضی
-12.0	6.6	4.4	7.0	قاری قرضہ
10.9	12.7	45.5	-16.9	چھوٹے فارم
13.5	6.1	21.8	333.9	بڑے فارم
13.0	7.4	26.0	147.5	غیر قاری قرضہ
-4.4	6.9	10.2	25.9	کل

فیصد اضافہ ہوا تھا۔ قرضوں میں کمی کی بڑی وجہ ایک تخصیصی بینک⁵ ہے جس میں قرضوں کی کم تقسیم کے باعث کمرشل بینکوں کی طرف سے دیے گئے زیادہ قرضوں کا اثر زائل ہو گیا۔

کمرشل اور تخصیصی بینکوں کے زرعی قرضوں میں فرق کی وجہ مؤخر الذکر کے غیر ادا شدہ قرضوں میں تیزی سے اضافہ ہے جو دسمبر 2009ء کے 15.6 فیصد کے مقابلے میں دسمبر 2010ء میں بڑھ کر 18.8 فیصد ہو گئے۔ اس سے تخصیصی بینکوں کا قاری شعبے میں اکتشاف ظاہر ہوتا ہے جو سیلاب سے بری طرح متاثر ہوا تھا۔

مزید پریشان کن بات یہ کہ قاری شعبے کے گزارہ (چھوٹے) فارم کے قرضوں میں زیادہ کمی واقع ہوئی (دیکھئے جدول 2.2)۔ اس کی وجہ طلب و رسد دونوں عوامل ہیں: زرعی اشیاء کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے نتیجے میں چھوٹے کاشتکاروں کی رقوم میں بہتری آئی ہے جس سے ان کی ادارہ جاتی قرضوں کی طلب میں کمی آئی جبکہ رسد کے لحاظ سے کمرشل بینک بڑھتے ہوئے غیر ادا شدہ قرضوں کی وجہ سے بدستور محتاط رہے۔⁶

مزید یہ کہ بینکوں سے قرضوں کی کمزور طلب خصوصاً چینی کے معاملے میں شوگر مل مالکان اور کاشتکاروں کے درمیان شراکت داری قائم ہو گئی جس کی وجہ سے کاشتکاروں نے اعلیٰ معیار کے بیج فراہم کیے اور اس کے جواب میں انہیں محفوظ خام مال ملا (دیکھئے باکس 2.1)۔ اس انتظام سے کاشتکاروں اور مل مالکان کے درمیان تنازعہ میں کمی آئی ہے اور گنے کی پیداوار میں کم اتار چڑھاؤ رہنے کی توقع ہے۔

باکس 2.1: نجی شعبہ اور زرعی توسیع

پاکستان میں نجی شعبہ کاشتکاروں کے لیے اہم مشاورتی خدمات کا ذریعہ ہے۔ کاشتکاروں کے مطابق نجی شعبے کی سفارشات کارآمد، تازہ ترین، بروقت، صحیح اور قاری صورتحال سے ہم آہنگ ہوتی ہیں۔ یہ کمپنیاں کھاد اور بلند یافت کی قسموں کے بیج فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ قرضے بھی دیتی ہیں۔ اس سے کاشتکاروں کی ادارہ جاتی قرضوں کی طلب میں کمی آتی ہے۔ ذیل میں چند مثالیں دی گئی ہیں:

(الف) چینی کی مقامی ملوں نے اعلیٰ معیار کے بیج، کھاد، اگانے کی جدید تکنیک اور بلند یافت کی قسمیں اس معاہدے کے ساتھ متعارف کیں کہ کاشتکار اپنی پیداوار مل کو فروخت کریں گے۔ یہ نہ صرف کاشتکاروں کے لیے زیادہ پیداوار کے لحاظ سے فائدہ مند ہے بلکہ اس سے ملیں خام مال فراہم کرنے میں خطرہ محسوس نہیں کرتیں۔

(ب) پائپرس سڈ کمپنی کی جانب سے کمپنی کی کچھ بلند یافت کی قسمیں متعارف کروائی گئیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے کاشتکاروں کو پودے لگانے کے نئے طریقے بتانے کی تربیت فراہم کی اور کیڑوں مکوڑوں کے حملوں سے بچاؤ کی بھی مدد فراہم کی۔

(ج) ذیری کمپنیاں نہ صرف طبی سہولتیں فراہم کر رہی ہیں بلکہ ذیری کاشتکاروں کو چارے کی پیداوار، صفائی، دودھ دھونے اور موشیوں کے رکھنے کی جگہ بنانے کی تربیت دیتی ہیں۔

نجی شعبے میں کاشتکاروں اور منڈی کے اہم لوگوں کے درمیان بڑھتا ہوا تعاون آئندہ برسوں میں زراعت کی نمو کے لیے اچھا ہے۔

ماخذ: زرعی توسیع میں نجی شعبے کا کردار، دہلی ترقیاتی خبر 2010ء۔

چینی کے معاملے میں شوگر مل مالکان اور کاشتکاروں کے درمیان شراکت داری قائم ہو گئی جس کی وجہ سے کاشتکاروں نے اعلیٰ معیار کے بیج فراہم کیے اور اس کے جواب میں انہیں محفوظ خام مال ملا (دیکھئے باکس 2.1)۔ اس انتظام سے کاشتکاروں اور مل مالکان کے درمیان تنازعہ میں کمی آئی ہے اور گنے کی پیداوار میں کم اتار چڑھاؤ رہنے کی توقع ہے۔

⁵ جولائی تا دسمبر 2011ء کے دوران زرعی ترقیاتی بینک میں قرضوں کی تقسیم میں 31.0 فیصد کمی واقع ہوئی جبکہ گزشتہ سال 9.7 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ مجموعی قرضوں میں زرعی ترقیاتی بینک کا حصہ 28.6 فیصد سے کم ہو کر 20.6 فیصد ہو گیا۔

⁶ باب 4 دیکھئے۔

آئندہ مہینوں میں زرعی قرضوں میں بہتری آسکتی ہے جس کی وجوہات یہ ہیں کہ گندم کے لیے کھاد کے استعمال میں متوقع اضافہ اور خریف کی فصلوں کی قبل از وقت ہوائی کیونکہ کاشتکار فصلوں خصوصاً کپاس کی بلند قیمتیں ملنے کے حوالے سے پُر امید ہیں۔

کھاد

جدول 2.3: کھاد استعمال (جولائی تا دسمبر)				
ملین ٹن				
م 09ء	م 10ء	م 11ء	م 10ء کے مقابلے میں	م 11ء میں فیصد تبدیلی
یوریا				
1.33	1.67	1.15	-30.7	
1.46	1.84	1.93	4.9	
2.79	3.51	3.09	-12.0	
ڈی اے پی				
0.13	0.62	0.35	-42.7	
0.48	0.60	0.64	7.7	
0.61	1.21	1.00	-18.0	
کل				
1.46	2.28	1.51	-34.0	
1.94	2.44	2.57	5.6	
3.40	4.72	4.08	-13.6	

گزشتہ سال کے مقابلے میں جولائی تا دسمبر مالی سال 11ء میں کھاد کے استعمال میں 13.6 فیصد کی واقع ہوئی (دیکھئے جدول 2.3) تاہم یہ کی سیلاب کے باعث م 11ء کی پہلی سہ ماہی میں اور م 10ء کی پہلی سہ ماہی میں بلند اسراس کے باعث ہوئی جب کاشتکاروں نے قیمتیں کم ہونے کی وجہ سے تیزی سے خریداری کر لی۔ نتیجتاً گندم کی فصل کے روشن امکانات کے باعث م 11ء کی دوسری سہ ماہی میں کچھ اضافہ دیکھا گیا۔

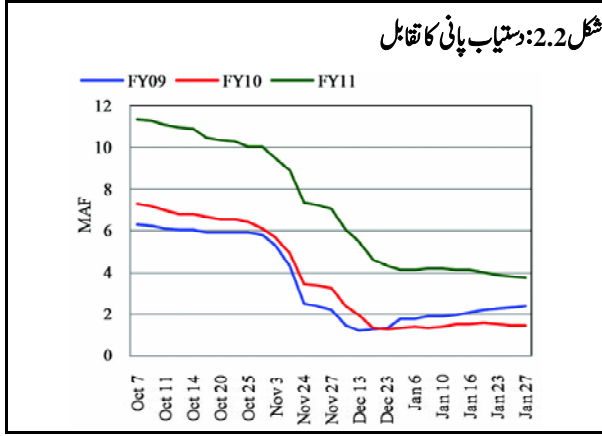
گزشتہ سال کے مقابلے میں م 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران ڈی اے پی اور یوریا کے استعمال میں کمی دیکھی گئی ہے۔ ڈی اے پی کم استعمال ہونے کی وجہ غالباً قیمتیں بڑھنا ہے، م 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران ڈی اے پی کے نرخ 41.2 فیصد بڑھ گئے۔

پانی کی دستیابی

مون سون کی شدید بارشوں کے باعث رجب م 11ء کے لیے نہری پانی کی دستیابی میں اضافہ ہوا ہے۔ پانی کی دستیابی میں بہتری سے نہری علاقوں میں گندم کے زیر کاشت رقبے میں اضافہ ہوا ہے جو گندم کے مجموعی زیر کاشت رقبے کا 87 فیصد ہے۔ بارانی علاقوں میں مون سون کی شدید بارشوں کے باعث مٹی کی نمی بڑھنے سے گندم کے زیر کاشت رقبے میں اضافہ ہوا ہے۔ ملک بھر میں موسم سرما کی بارشوں سے گندم کی یافت میں اضافے کا امکان ہے۔

رجب م 11ء کے آغاز پر پانی کے بڑے ذخائر میں پانی کی سطح مجموعی طور پر 4 ملین ایکڑ فٹ تھی جو م 10ء کی اسی مدت کے مقابلے میں زیادہ ہے (دیکھئے شکل 2.2)۔ آخر جنوری 2011ء میں بڑے ذخائر میں پانی 3.6 ملین ایکڑ فٹ کے قریب تھا جبکہ گزشتہ سال صرف 1.4 ملین ایکڑ فٹ تھا۔

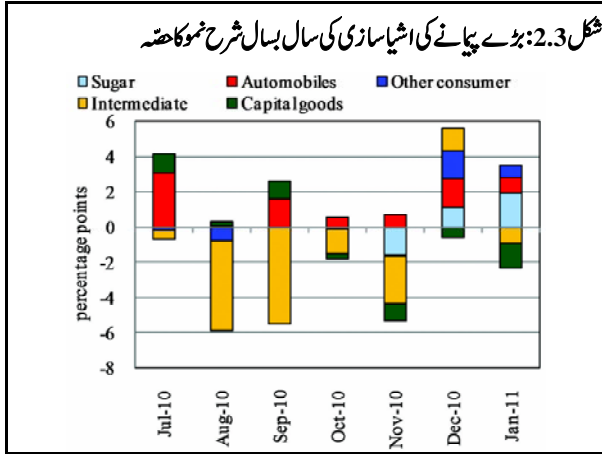
شکل 2.2: دستیاب پانی کا تقابل



2.3 بڑے پیمانے کی اشیا سازی

سیلاب کے باعث مسلسل چار ماہ سے پیداوار میں کمی کے بعد دسمبر 2010ء سے بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں مثبت نمودیکھی گئی اگرچہ توانائی کی شدید قلت کے سبب ٹیکسٹائل شعبے کی کارکردگی توقع سے کمزور رہی۔ بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں بحالی کی وجہ چینی میں بہتری⁷ اور اکتوبر تا نومبر 2010ء کے دوران گاڑیوں کے قرضوں میں شاندار نمو کے پیش نظر بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں متوقع بحالی آئی۔ گاڑیوں کے قرضوں میں نمو سے اس بات کا قوی امکان ہے کہ آئندہ مہینوں میں گاڑیوں کی پیداوار مضبوط ہوگی۔⁸ اسی لیے یہ بات حیرت انگیز نہیں کہ دسمبر جنوری مہینے میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں ہونے والی نمو کا بڑا حصہ انہی دو شعبوں کا ہے (دیکھئے شکل 2.3)۔

شکل 2.3: بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی سال بسال شرح نمو کا حصہ



کپاس کی فصل کے نقصان کے باعث شعبہ ٹیکسٹائل کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا جبکہ دیگر صنعتیں جن کا گیس کی فراہمی پر بڑا دارومدار ہے ان پر گیس کی قلت کے ناموافق اثرات پڑے۔ دسمبر

سے لے کر فروری تک گیس کی اعلانیہ کمی کے باعث خاص طور پر کھاد کی صنعت اپنی مکمل استعداد کے مطابق کام نہ کر سکی۔ خصوصاً شمالی علاقوں میں سوڈا الیش اور کاسٹک سوڈا کی صنعتیں بھی گیس کی قلت سے متاثر ہوئیں۔ اسی طرح پنجاب میں گیس کی شدید قلت کے باعث قدر اضافی کے حاصل کئی ٹیکسٹائل یونٹس بند ہو گئے جس سے پیداوار اور روزگار کو نقصان پہنچا۔⁹

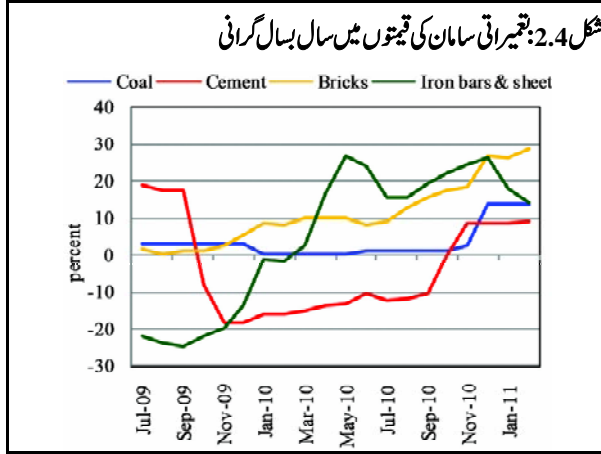
کم اضافی قدر کے حامل ٹیکسٹائل کے شعبے کو خام مال کی قیمتیں بڑھنے جیسے مسائل کا سامنا تھا۔ بھارت کی طرف سے کپاس کی برآمدات پر پابندی میں نرمی کرنے کے نتیجے میں اکتوبر 2010ء سے کم اضافی قدر شعبے (یعنی اسپننگ اور بُنائی) کی پیداوار میں اضافے کا امکان تھا تاہم بھارتی

⁷ شکر کی بہتری کی وجہ اس میں زیادہ نمی کے باعث آنے والی بہتری تھی۔

⁸ اکتوبر تا نومبر مہینے میں 11ء کے دوران بینکوں نے گاڑیوں کی فروخت کے لیے 12.4 ارب روپے تقسیم کیے جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران 3.2 ارب روپے دیے گئے تاہم دسمبر تا فروری مہینے میں 11ء کے دوران 5.4 فیصد سال بسال کی توقع ہوئی۔

⁹ سمعی شاہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ پیچیدہ بحرانوں بشمول گیس لوڈ شیڈنگ کے سبب فیصل آباد کے تقریباً 30 فیصد ٹیکسٹائل یونٹس بند ہو گئے۔

شکل 2.4: تعمیراتی سامان کی قیمتوں میں سال بسال گرائی



حکومت نے مقامی ٹیکسٹائل اشیاء سازی کو خام مال میں کمی کے باعث اس پابندی میں توسیع کر دی۔

بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کے کچھ ذیلی شعبوں میں مزید بہتری کے امکانات ہیں۔ مثلاً گندم کی مکینہ ریکارڈ فصل اور اس کی بلند قیمتوں کے باعث صارفین پائیدار اشیاء کے لیے طلب بدستور مضبوط رہنے کا امکان ہے۔ دیہی آمدنی میں اضافے کی وجہ سے گاڑیوں کی طلب میں شدت آ سکتی ہے۔

گاڑیوں کی فروخت میں اضافے سے پیٹرولیم مصنوعات خصوصاً موٹر اسپرٹ کی طلب بڑھ گئی۔ تاہم استعداد میں کمی کے پیش نظر موٹر اسپرٹ کی پیداوار میں نمایاں اضافہ نہیں ہو سکتا اور اضافی طلب پوری کرنے کے لیے درآمد کرنا پڑے گا۔ دیگر پیٹرولیم مصنوعات خاص طور پر ہائی اسپید ڈیزل اور فرنس آئل کی پیداوار بدستور مضبوط رہی کیونکہ مئی 11ء کے دوران ری فائننگ کے خام مارجن (GRMs) میں بحالی سے مقامی ری فائنریز کی مالی حالت تھوڑی بہتر ہوئی ہے۔ جنوری تا فروری 2011ء کے دوران استعداد کا استعمال زیادہ ہونے سے اس تجزیے کو تقویت ملتی ہے۔

جہاں تک سیمنٹ کے شعبے کی بات ہے تو قیاس ہے کہ موسم سرما کے بعد ایک بار پھر تعمیراتی شعبے کی سرگرمیاں بحال ہو جائیں گی تو سیمنٹ اور لوہے کی پیداوار (نئی شعبے میں) میں اضافہ ہو جائے گا۔¹⁰ سیمنٹ کے مقامی اشیاء ساز موسم بہار کے بعد سے نئی تعمیراتی منصوبوں کے آغاز کی امید لگائے ہوئے ہیں کیونکہ سرکاری شعبے کی طرف سے کسی بھی مہینہ کا کوئی امکان نہیں ہے۔¹¹ فراہمی کے لحاظ سے کوئلے اور لوہے کی عالمی قیمتوں میں اضافے سے مقامی طور پر تعمیراتی سامان کی قیمتوں پر دباؤ بڑھ رہا ہے (دیکھئے شکل 2.4)۔¹²

مجموعی لحاظ سے مقامی اور عالمی منڈیوں میں تیار شدہ اشیاء کی طلب مضبوط رہے گی لیکن رسد کے لحاظ سے قیمتوں کے دباؤ سے طلب میں ممکنہ کمی آ سکتی ہے۔ حالیہ مہینوں میں شمالی علاقہ جات میں شدید سردی کے باعث توانائی کی قلت کی وجہ سے بھی مقامی پیداوار مختوش ہو سکتی ہے۔¹³

مقامی اشیاء سازوں کو موسم گرما میں ایک بار پھر مزاحمت کا سامنا کرنا پڑے گا کیونکہ گھریلو اور کمرشل صارفین کی بجلی کی طلب سے طلب و رسد کا فرق بڑھ جائے گا۔ دھاتوں اور گاڑیوں کے شعبے کے پیداواری عمل کا زیادہ تر انحصار بجلی کی بلا تعطل فراہمی پر ہوتا ہے۔

¹⁰ نومبر تا جنوری موسم سرما میں تعمیراتی سرگرمیوں میں شدید کمی واقع ہوئی اور فروری سے بڑھنا شروع ہوگی۔

¹¹ محدود مالیاتی اور پی ایس ڈی پی کے بجٹ میں کمی کرنے کے پیش نظر۔

¹² آسٹریلیا میں شدید سیلاب اور کوئلہ پیدا کرنے والے دیگر اہم ممالک میں کوئلے کی کان کے حادثات کے باعث جنوری 2011ء سے کوئلے کی عالمی فراہمی میں تیزی سے کمی آئی ہے۔

¹³ نیوز رپورٹ کے مطابق جنوری اور فروری 2011ء کے دوران فیصل آباد اور اس سے ملحقہ علاقوں میں گیس پھٹنے میں سے صرف ساڑھے تین دن ملتی تھی اور 25 فروری کے بعد سے یہ کم ہو کر صرف 2 دن تک محدود ہو گئی۔

2.4 خدمات

م 11ء کے دوران اجناس کے پیداواری شعبے کے مقابلے میں شعبہ خدمات نے اچھی کارکردگی دکھائی ہے (دیکھئے جدول 2.4)۔ خاص طور پر ملک بھر میں سیلاب کے بعد بحالی اور امدادی کاموں میں متاثرین سیلاب کو خصوصی ادائیگیاں کی گئی جو کہ کمیونٹی اور سماجی خدمات کے ذیلی شعبوں کا حصہ ہے۔ اگرچہ م 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران اشیا سازی اور سیلاب سے فصلوں رگلہ بانی کے نقصان کی وجہ سے تھوک اور خردہ تجارت میں سرگرمیاں سست روی کا شکار ہیں تاہم سہمی شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ حالیہ مہینوں میں تجارتی سرگرمیوں میں اضافہ ہوا ہے۔ رجب م 11ء میں گندم کی ریکارڈ پیداوار اور م 11ء کی دوسری ششماہی کے دوران اشیا سازی میں معتدل سرگرمیاں آئندہ مہینوں میں بحالی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ گذشتہ برس کے مقابلے میں مالیات اور بیمہ میں بہتری کا امکان ہے کیونکہ حجم میں اضافے کے ساتھ تفاوت بڑھنے سے بینکوں کی نفع آوری میں بہتری آئی ہے۔¹⁴ ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات شعبے کے اظہاریوں کی سرگرمیوں میں مثبت صورتحال نظر نہیں آ رہی ہے۔ پورٹ قاسم اور کے پی ٹی کے ابتدائی اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ چاول اور سیمنٹ سے متعلق برآمدی سامان کی آمدورفت میں کمی واقع ہوئی ہے۔

جدول 2.4: شعبہ خدمات کی کارکردگی کے اظہاریے						
فیصد نمو یا دیگر مذکورہ اکائی						
پہلی ششماہی		دوسری ششماہی		پہلی ششماہی		
م 11ء	م 10ء	م 11ء	م 10ء	م 11ء	م 10ء	
تھوک و خردہ تجارت						
1.2	-1.3	5.8	3.6	-4.4	-4.8	تھوک اور کمیشن تجارت کو خرچہ
2.1	9.4	-3.0	13.0	5.3	-3.2	خردہ تجارت کو خرچہ
43.9	الف	-53.2	-37.3	-39.6	-53.8	تجارت میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری
-1.6	1.7	-3.2	4.3	-2.3	0.5	اشیا سازی کی نمو
19.6	-16.3	20.1	1.3	19.0	-29.8	درآمدی نمو
ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری و مواصلات						
5.7	20.2	-1.1	32.5	13.3	8.7	بندرگاہوں پر سامان کی آمدورفت
51.0	-47.6	68.2	-25.3	33.2	-60.0	ٹیلی کام درآمدات
1.0	الف	-5.4	24.8	5.5	-3.9	کمرشل گاڑیوں کی فروخت
3.8	13.3	-4.1	22.2	13.9	3.7	ٹرانسپورٹ گروپ کی درآمدات
-4.7	ب	11.7	343.6	-18.3	135.6	مواصلات کی درآمدی خدمات
مالیات و بیمہ						
81.3	83.6	85.0	85.9	7.7	81.4	12 فیصد اور زائد پر قرضے
53.6	54.6	51.8	53.5	55.3	54.7	8 فیصد اور زائد پر امانتیں
7.6	7.4	7.5	7.4	6.0	7.3	شرح سود کا تفاوت۔ اسٹاک (دبیر)
6.8	6.3	6.7	6.4	7.5	6.5	شرح سود کا تفاوت۔ اضافہ (دبیر)
الف) جولائی تا جنوری (ب) جولائی تا نومبر						
* متوقع منافع						

¹⁴ گذشتہ سال کے مقابلے میں م 11ء میں گرائی کا دباؤ بلند ہونے کے باعث حقیقی اضافہ قدر میں مالیات و بیمہ کا حصہ تیزی سے کم ہوا ہے۔

